الجزء ۲۰

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ

بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے واسطے آسمان

مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ

سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے پانی سے دلچسپ و خوشنما باغ اُگائے۔

مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ

تمہارے تو یہ بس کی بات نہ تھی کہ تم اُن کے درختوں کو اُگا سکتے تو کیا خدا کیساتھ کوئی اور

قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ

معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ خود (اپنے جی سے گھڑ کے بتوں کو) اسکے برابر بناتے ہیں بھلا وہ

جَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ

کون ہے جس نے زمین کو (لوگونکے) ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اسکے درمیان جا بجا نہریں دوڑائیں اور

بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

اس کی مضبوطی کیواسطے پہاڑ بنائے اور میٹھے کھاری دو دریاؤنکے درمیان حد فاصل بنایا تو کیا خدا کیساتھ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ

کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ انمیں کے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں بھلا وہ کون ہے کہ جب مضطر اسے پکارے تو دُعا قبول

يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ

کرتا ہے اور مصیبت کو دُور کرتا ہے اور تم لوگوں کو زمین میں (اپنا) نائب [1] بناتا ہے تو کیا خدا کیساتھ

مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ

کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) اس پر بھی تم لوگ بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو بھلا وہ کون ہے جو

فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

تم لوگوں کو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور کون اس کی باران رحمت کے آگے (بارش

بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

کی) خوشخبری لیکر ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ کیا خدا کیساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) یہ لوگ جن

[1] ایک حدیث میں ہے کہ یہ آیت امام مہدی آخرالزماںؑ کے حق میں نازل ہوئی کہ جب وہ مضطر و بیچارہ مقام ابراہیمؑ میں دو رکعت نماز پڑھیں گے اور خدا کو اپنی مدد کے لئے پکاریں گے تو خدا جواب دیگا اور ان کی پریشانی کو دور کرے گا اور زمین میں ان کو اپنا نائب قرار دیگا اور خلیفہ کے معنی جانشین کے لئے جاویں تو معنی یوں کہے جائیں گے اور تم لوگوں کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بنایا۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ خدا کے اختیار قدرت

تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

چیزوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں خدا اُس سے بالاتر ہے بھلا وہ کون ہے جو خلقت کو نئے سرے سے

يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ

پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ مرنے کے بعد پیدا کرے گا اور کون ہے جو تم لوگوں کو آسمان و زمین

مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾

سے رزق دیتا ہے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں اے رسول تم (ان مشرکین سے) کہدو

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا

کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو (اے رسول ان سے) کہدو کہ جتنے لوگ آسمان و زمین میں ہیں ان میں سے

اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ

کوئی بھی غیب کی بات خدا کے سوا نہیں [1] جانتا اور وہ یہ بھی تو نہیں سمجھتے کہ قبر سے دوبارہ کب

عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ

زندہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے بلکہ [2] (اصل یہ ہے کہ آخرت کے بارے میں انکے علم کا خاتمہ ہو گیا

هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

ہے بلکہ اسکی طرف سے شک میں پڑے ہیں بلکہ (سچ تو یہ ہے کہ) اس سے یہ لوگ اندھے بنے ہوئے ہیں اور کفار

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ

کہنے لگے کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا (سڑ گل کر) مٹی ہو جائینگے تو کیا ہم پھر نکالے جائینگے اسکا تو

وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ

پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ داداؤں سے وعدہ کیا گیا تھا (کہاں کا اٹھنا اور کیسی قیامت یہ تو ہونہ

اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

ہوا گلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (اے رسول) لوگوں سے کہدو کہ روئے زمین پر ذرا چل پھر کر دیکھو تو کہ

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا

گنہگاروں کا انجام کیا ہوا اور (اے رسول) تم ان کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو اور جو

[1] یہ بالکل سچ ہے کہ غیب کی باتیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا حتیٰ کہ پیغمبروں یا فرشتوں کو بھی ذاتی طور پر امور غیب کا علم نہیں۔ مگر انبیاء اور انکے اوصیاء کو جو باتیں وحی یا الہام یا خواب یا صحیفہ یا اور کسی طریقہ سے تعلیم فرما دیتا ہے ان باتوں کو یہ لوگ ضرور جانتے ہیں بلکہ ان حضرت کے واسطے سے خدا کے اور خاص بندوں کو بھی ایسی باتوں کا علم ہو جاتا ہے اور اس کے مؤید انبیاء اوصیاء اور انکے مخصوصین کے سینکڑوں واقعات گزر چکے ہیں۔ ۱۲

[2] بعض مفسرین نے بل کو ھل استفہامیہ منفیہ کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یوں کہے جائینگے قیامت کے بارے میں انکا علم کامل نہیں ہوا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ ۷۰ وَ

چالیں یہ لوگ (تمہارے خلاف) چل رہے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہو اور

يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ۷۱

یہ (کفار مسلمانوں سے) پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ (قیامت یا عذاب کا) وعدہ کب

قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ

پورا ہوگا (اے رسول) تم کہدو۔ کہ جس (عذاب) کی تم لوگ جلدی مچا رہے ہو کیا عجب ہے اس میں سے

تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ ۷۲ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

کچھ قریب آگیا ہو اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ۷۳ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ

والا ہے مگر بہتیرے لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے، اور اس میں بھی شک نہیں کہ جو

مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ ۷۴ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ

باتیں ان کے دلوں میں پوشیدہ ہیں اور جو کچھ یہ علانیہ کرتے ہیں تمہارا پروردگار یقینی جانتا ہے اور

فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۷۵ اِنَّ هٰذَا

آسمان و زمین میں کوئی ایسی بات پوشیدہ نہیں، جو واضح و روشن کتاب[1] (لوح محفوظ) میں (لکھی) موجود نہ ہو

الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ

اسمیں بھی شک نہیں کہ یہ قرآن بنی اسرائیل پر ان کی اکثر باتوں کو جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں[2]

فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ۷۶ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۷۷

ظاہر کر دیتا ہے اور اسمیں بھی شک نہیں کہ یہ قرآن ایمانداروں کے واسطے از سرتاپا ہدایت و رحمت ہے

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ ۷۸

(اے رسول) بے شک تمہارا پروردگار اپنے حکم سے اُن کے آپس (کے جھگڑوں) کا فیصلہ کر دیگا اور

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝ ۷۹ اِنَّكَ

وہ (سب پر) غالب (اور) واقفکار ہے تو (اے رسول) تم خدا پر بھروسہ رکھو۔ بیشک تم یقینی صریحی حق پر ہو بیشک

[1] جیسے قیامت کا جسمانی یا روحانی ہونا بہشت و دوزخ کے صفات حضرت عزیرؑ و عیسیٰؑ وغیرہ کے قصے وغیرہ۔ ۱۲ [2] اردو محاورات میں کتاب مبین کا پورا ترجمہ کسی ایک دو لفظ میں بہت دشوار ہے میں نے اگرچہ واضح و روشن اس کا ترجمہ کیا ہے مگر اس کا دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے یعنے موٹے جلی حرفوں میں لکھی ہوئی کتاب حالانکہ کتاب مبین سے وہ کتاب مراد ہے جس میں تمام واقعات جزئی و کلی نہایت تفصیل و شرح و بسط سے لکھے ہوئے ہوں اور اس سے لوح محفوظ مراد ہے خواہ اسے علم الٰہی سمجھو یا وہ تختی مانو جس میں تمام واقعات مندرج ہیں اور محفوظ اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اسمیں کوئی تصرف نہیں کر سکتا۔ ۱۲

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

نہ تو تم مُردوں[1] کو (اپنی بات) سُنا سکتے ہو اور نہ بہروں کو اپنی آواز سُنا سکتے ہو (خاصکر) جب

مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ

وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں اور نہ تم اندھوں کو انکی گمراہی سے راہ پر لا سکتے ہو۔ تم تو بس ان ہی لوگوں

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

کو (اپنی بات) سُنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ پھر وہی لوگ تو ماننے والے بھی ہیں

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ

اور جب ان لوگوں پر (قیامت کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے

الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾

والا[2] نکال کھڑا کریں گے جو اُن سے یہ باتیں کرے گا کہ (فلاں فلاں) لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا

تھے اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ہر امت سے ایک ایسے گروہ[3] کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے (زندہ)

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ

کر کے جمع کریں گے پھر انکی ٹولیاں علیحدہ علیحدہ کریں گے یہانتک کہ جب وہ سب (خدا کے سامنے) آئینگے اور خدا ان سے کہے

بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

گا کیا تم نے ہماری آیتوں کو بے اچھی طرح سمجھے بوجھے جھٹلایا یا بھلا تم کیا کیا کرتے تھے اور چونکہ یہ

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

لوگ ظلم کیا کرتے تھے ان پر (عذاب کا) وعدہ پورا ہوگا پھر یہ لوگ کچھ بول بھی تو نہ سکیں گے۔ کیا

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ

ان لوگوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ ہم نے رات کو اسلئے بنایا کہ یہ لوگ اسمیں چین کریں اور دن کو روشن تاکہ یہ

مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾

بھال کریں) بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔

[1] یہاں مُردوں بہروں اور اندھوں سے کفار مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ جس طرح مُردے باتیں سننے کی قابلیت نہیں رکھتے اسی طرح یہ کافر بھی حق بات نہیں سنتے اور جس طرح اندھے دیکھ نہیں سکتے اسی طرح ان کفار کو راہ حق دکھائی نہیں دیتی۔ ۱۲ [2] اسی مطلب کی آیت اسکے قبل گزر چکی ہے جس کی فی الجملہ تصریح صفحہ ۲۳۶ میں گزر چکی ہے خلاصہ دابۃ الارض سے مراد اس آیت میں بھی حضرت علی ہیں جن کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی۔ ۱۲ [3] اس آیت سے رجعت کا ثبوت واضح طور پر نکلتا ہے جس کا ذکر احادیث میں بھی یوں ہے کہ امام آخر الزماںؑ کے ظہور کے بعد قیامت کے قبل خدا کچھ لوگوں کو جو اچھے ہیں دوست یا کچھ دشمن تھے زندہ کرے گا تاکہ وہ لوگ ثواب عذاب اخروی کے علاوہ اپنی اپنی کارگزاریوں یا کارستانیوں کا عوض دنیا میں بھی دیکھ لیں اور مطلب اس آیت سے بالکل واضح ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے ہم ایک گروہ کو جمع کریں گے اور یہ بات قیامت میں نہ ہوگی بلکہ اس وقت تو تمام لوگ زندہ و جمع کئے جائیں گے چنانچہ خداوند عالم دوسری جگہ قیامت کے بارے میں فرماتا ہے حشرناھم فلم نغادر منھم احدا ہم ان سب کو جمع کریں گے اور انمیں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری کتاب مؤلفہ حقیر میں۔ ۱۲

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

اور (اسدن کو یاد کرو) جسدن صور پھونکا جائیگا تو جتنے لوگ آسمانوں میں ہیں اور جتنے لوگ زمین میں

مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ

ہیں (غرض سب کے سب) دہل جائینگے، مگر جس شخص کو خدا چاہے (وہ البتہ مطمئن رہیگا) اور سب لوگ اسکی

دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ

بارگاہ میں فرت عاجزی کی حالت میں حاضر ہونگے اور تم پہاڑوں کو دیکھ کر انھیں مضبوط جمے ہوئے سمجھتے ہو[1] حالانکہ

تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ

یہ قیامت کے دن بادل کی طرح اُڑے اُڑے پھرینگے (یہ بھی) خدا کی کاریگری ہے کہ جس نے ہر چیز کو خوب

اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

مضبوط بنایا ہے، بیشک جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اس سے وہ خوب واقف ہے جو شخص نیک کام کرے گا اسکے لئے اس کی جزا اس سے

خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ

کہیں بہتر ہے اور یہ لوگ اس دن خوف و خطر سے محفوظ رہیں گے اور جو لوگ بُرا کام

جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ

کریں گے وہ منہ کے بل جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے (اور ان سے کہا جائیگا کہ) جو

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ

کچھ تم (دُنیا میں) کرتے تھے بس اسی کی جزا تمھیں دی جائے گی (اے رسول ان سے کہہ دو) مجھے تو

اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ

بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اسے عزت حرمت دی

كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

ہے اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں (اس کے) فرمانبردار بندوں میں سے ہوں،

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

اور یہ کہ میں قرآن پڑھا کروں پھر جو شخص راہ پر آیا۔ تو اپنی ذات کے نفع کے واسطے راہ

[1] اس آیت کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ تم پہاڑوں کو قیامت کے دن دیکھ کر خیال کروگے کہ جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ حقیقۃً بادلوں کی طرح اُڑتے ہونگے اس میں تو ہم کو یہ ہوتا ہے کہ وقت واحد میں اتنی بڑی چیز اڑتی بھی ہو اور جمی ہوئی بھی دکھائی دے کیونکر ممکن ہے اس کا جواب فلاسفروں کے اس قول سے اچھی طرح ہو جاتا ہے کہ جب لمبی چوڑی چیز حرکت کرے تو اس کے اجزا کی حرکت محسوس نہیں ہوا کرتی جیسے بادل جو سارے آسمان میں چھایا ہوا ہو چلتا ہوا معلوم نہیں ہوا کرتا۔ ۱۲-۱۲-۱۲

قیامت کا ذکر

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

پر آیا اور جو گمراہ ہوا تو تم کہدو کہ میں بھی بس ایک ڈرانے والا ہوں، اور

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَ

تم کہہ دو کہ الحمد للہ وہ عنقریب تمہیں اپنی (قدرت کی) نشانیاں ۱؎ دکھاویگا تو تم انھیں پہچان

مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

لوگے اور جو کچھ تم کرتے ہو تمہارا پروردگار اس سے غافل نہیں ہے

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ (۴۹) (۲۸)

اٰيَاتُهَا ۸۸ رُكُوْعَاتُهَا ۹

سورہ ۲؎ قصص مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا

طٰسٓمٓ (اے رسول) یہ واضح وروشن کتاب کی آیتیں ہیں (جنمیں) ہم تمہارے سامنے موسیٰ اور

عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ

فرعون کا واقعہ ایماندار لوگوں کے نفع کے واسطے ٹھیک ٹھیک بیان کرتے

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَ

ہیں بیشک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں بہت سر اٹھایا تھا اور

جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ

اس نے وہاں کے رہنے والوں کو کئی گروہ کردیا تھا انمیں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل)

يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ

کو عاجز کر رکھا تھا کہ انکے بیٹوں کو ذبح کروا دیتا تھا اور انکی عورتوں (بیٹیوں) کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بیشک

كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ

وہ بھی مفسدوں میں سے تھا اور ہم تو یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور کردیئے گئے

۱؎ دنیا میں پے در پے کا معجزہ اور قحط ہونا آخرت میں دوزخ کا جلنا ۱۲

۲؎ اس سورہ میں خداوند عالم نے حضرت موسیٰ و فرعون کا تفصیلی قصہ حضرت رسول کی نبوت کے دلائل ایمان دار نصرانیوں کی مدح حضرت رسول کی فہمائش۔ مکہ کی مدح الگوں کے عبرتناک تذکرے خدا بغیر ہدایت کے عذاب نہیں کرتا۔ آخرت کی فضیلت قیامت کا ذکر خدا ہی جسے چاہے منتخب کرتا ہے خدا کی قدرت قارون کا قصہ اور اسکے نتائج حضرت رسول کی نبوت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے ۱۲

موسیٰ و فرعون کا قصہ

عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ
ہیں ان پر احسان کریں اور ان ہی کو (لوگوں کا) پیشوا بنائیں اور ان ہی کو اس
اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
(سرزمین) کا مالک بنائیں اور ان ہی کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں
فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ
اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو انہی کمزوروں کے ہاتھ سے وہ چیزیں دکھائیں
جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى
جس سے یہ لوگ ڈرتے تھے اور ہمنے موسیٰ کی ماں کے پاس یہ وحی بھیجی کہ تم اُس کو دودھ
اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ
پلاؤ۔ پھر جب اس کی نسبت تمکو کوئی خوف ہو تو اس کو (ایک صندوق میں رکھ کر) دریا
فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ
میں ڈال دو اور (اس پر) تم کچھ نہ ڈرنا اور نہ کڑھنا تم اطمینان رکھو ہم اس کو پھر
جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ
تمھارے پاس پہنچا دینگے اور اسکو (اپنا) رسول بنائیں گے (غرض موسیٰ کی ماں نے دریا میں ڈالدیا وہ صندوق
لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ
بہتے بہتے فرعون کے محل کے پاس آلگا) تو فرعون کے لوگوں نے اسے اٹھالیا تاکہ (ایکدن یہی) انکا دشمن اور انکے
هَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝ وَ
رنج کا باعث بنے اسمیں شک نہیں کہ فرعون اور ہامان ان دونوں کے لشکر غلطی پر تھے اور جب (موسیٰ
قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ
محل میں لائے گئے تو) فرعون کی بی بی آسیہ اپنے شوہر سے بولی کہ یہ میری اور تمھاری (دونوں کی) آنکھوں
لَا تَقْتُلُوْهُ ۡ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا
کی ٹھنڈک ہے تو تم لوگ اس کو قتل نہ کرو کیا عجب ہے کہ ہم کو یہ نفع پہنچائے یا ہم اُسے لے

۱۲ چونکہ نجومیوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونیوالا ہے جو ان کو تیری حکومت سے آزاد کردے گا اور تیری سلطنت کو تباہ کرے گا۔ فرعون نے اس کی روک تھام کی اور ہزاروں بچے ذبح کر دیئے گئے مگر خدا کے ارادے کو کون روک سکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا اور اس کی سلطنت حضرت موسیٰؑ کے ہاتھوں تباہ ہوئی اور ضرور ہونی۔ ۱۲ ۱۲ حضرت موسیٰؑ کی ماں کو ایک تو خوف ان کے رونے کا تھا کہ مبادا کوئی آواز سن لے دوسرا خوف ان کے ڈوب جانے کا تھا غرض اس الہام کے بعد مادر موسیٰؑ نے حزقیل ان صبور سے جو فرعون کا چچا زاد بھائی اور لکڑی کا کام کرتا تھا پانچ بالشت کا ایک صندوق بنوایا مگر اس کے اصرار پر اپنی غرض بھی بیان کردی حزقیل نے مکان پر نشان دیکر فرعون کے لوگوں کو خبر دینی چاہی خدا کی شان اس کی زبان گونگی ہوگئی اور اشارہ کو لوگوں نے سمجھا نہیں آخر نہ نکال دیا گیا جب دوکان پر آیا تو زبان کھل گئی اس نے افشائے راز کا قصد کیا تو زبان بھی بند ہوگئی اور اندھا بھی ہوگیا آخر پھر دوبارہ مار کھا کر نکالا گیا تب اس نے سچے دل سے عہد کیا کہ اگر اب کی اچھا ہو جاؤں تو اس پر ایمان لاؤں غرض وہ اچھا ہوگیا اور سب سے پہلے حضرت موسیٰؑ پر ایمان لایا اور واپس آکر مادر موسیٰؑ سے اپنا قصہ بیان کیا ان ہی کا نام مومن آل فرعون ہے۔ ۱۲

صندوق اور مومن آل فرعون

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ ۹ وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسٰى

پالک ہی بنالیں اور انھیں (اسی کے ہاتھ سے برباد ہونیکی) خبر نہ تھی (ادھر تو یہ ہو رہا تھا) اور (ادھر)

فٰرِغًا ۖ إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَّبَطْنَا

موسیٰ کی ماں کا دل ایسا بےچین ہوگیا کہ اگر ہم اسکے دل کو مضبوط نہ کردیتے تو قریب تھا کہ موسیٰ کا حال

عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۱۰ وَقَالَتْ

ظاہر کردیتی (اور ہمنے اسلئے ڈھارس دی) تاکہ وہ (ہمارے وعدہ کا) یقین رکھے اور موسیٰ کی ماں نے (دریا

لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ

میں ڈالتے وقت) انکی بہن (کلثوم) سے کہا کہ تم اسکے پیچھے (الگ چلی جاؤ) تو وہ موسیٰ کو دور سے دیکھتی رہی اور

لَا يَشْعُرُونَ ۝ ۱۱ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ

ان لوگوں کو انکی خبر بھی نہ ہوئی اور ہمنے موسیٰ سے پہلے ہی سے اور دائیوں (کے دودھ) کو حرام کردیا تھا

قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَهْلِ بَيْتٍ

(کسی کی چھاتی سے منہ نہ لگایا) تب موسیٰ کی بہن بولی بھلا میں تمھیں ایک گھرانے کا پتہ بتاؤں کہ وہ تمہاری

يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۝ ۱۲ فَرَدَدْنٰهُ

خاطر سے اس بچے کی پرورش کرینگے اور وہ یقینی اس کے خیرخواہ ہونگے غرض [1] (اس ترکیب سے) ہمنے موسیٰ کو انکی

إِلٰى أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ

ماں تک پھر پہنچادیا تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اور رنج نہ کرے اور تاکہ سمجھ لے کہ خدا کا وعدہ

أَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ۱۳

بالکل ٹھیک ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے ہیں اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوٰى آتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ

پہنچے اور (ہاتھ پاؤں نکال کے) درست ہو گئے تو ہم نے ان کو حکمت

عِلْمًا ۗ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ ۱۴ وَدَخَلَ

اور علم عطا کیا اور نیکی کرنے والوں کو ہم یوں جزائے خیر دیتے ہیں اور ایک دن اتفاقاً موسیٰ شہر میں

[1] جب حضرت موسیٰ کی ماں کو ان کی بہن بلا لائیں تو یہ فرعون کی گود میں تھے اور کسی دائی کا نہ دودھ پیتے نہ چپ ہوتے بلکہ دائی کی طرف سے منہ پھیر لیتے سو جب ماں نے گود میں لینا چاہا تو ان کی بو سونگھ کر بڑھے اور دودھ پینا چاہا فرعون نے پوچھا تو کون ہے اس بچہ نے تیری طرف کیوں رغبت کی وہ بولیں میں ایک خوشبو پاکیزہ خوب پسندیدہ تن عورت ہوں اور میرا دودھ بہت شیریں ہے اور اس وجہ سے جس بچہ کو میرے پاس لاؤ فوراً دودھ پینے لگتا ہے غرض فرعون نے ان کی تنخواہ مقرر کر دی اور کہا تم اسے اپنے گھر لیجاؤ اور ہر ہفتہ لے آیا کرنا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

حضرت موسیٰ کی پرورش

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ

ایسے وقت آئے کہ وہاں کے لوگ (نیند کی) غفلت میں پڑے ہوئے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو آدمی

فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۚ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا

آپس میں لڑ مرتے ہیں یہ ایک تو انکی قوم (بنی اسرائیل) میں کا ہے اور وہ (دوسرا) انکے دشمن

مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى

کی قوم (قبطی) کا ہے تو جو شخص ان کی قوم کا تھا اس نے اس شخص پر جو انکے دشمنوں میں تھا (غلبہ

الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫

حاصل کرنے کے لئے) موسیٰ سے مدد مانگی یہ سنتے ہی موسیٰ نے اسے ایک ہی گھونسا مارا تھا کہ اسکا کام تمام

قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۵

ہوگیا (پھر خیال کرکے) کہنے لگے یہ شیطان کا کام تھا اسمیں شک نہیں کہ وہ دشمن اور کھلم کھلا گمراہ

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ

کرنے والا ہے (پھر بارگاہ خدا میں) عرض کی پروردگار بیشک میں نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا (کہ اس شہر میں آیا)

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ

تو تو مجھے (دشمنوں سے[1] پوشیدہ رکھ غرض خدا نے انھیں پوشیدہ رکھا اسمیں تو شک ہی نہیں کہ وہ بڑا پوشیدہ رکھنے والا مہربان ہے موسیٰ نے

فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۷ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ

عرض کی پروردگار چونکہ تو نے مجھ پر احسان کیا ہے میں بھی کبھی آئندہ گنہگاروں کا مددگار نہ بنونگا غرض (رات تو جوں توں

خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ

گذری) صبح کو امید و بیم کی حالت میں موسیٰ شہر میں گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جس نے کل ان سے مدد

يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۸

مانگی تھی ان سے پھر (فریاد کر رہا ہے موسیٰ نے اس سے کہا بیشک تو یقینی کھلم کھلا گمراہ ہے غرض موسیٰ نے چاہا کہ اس شخص

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ

پر جو دونوں کا دشمن تھا (چھڑانے کے لئے) ہاتھ بڑھائیں تو قبطی کہنے لگا اے

[1] مغفرت کے ظاہری معنے بخشنے کے ہیں مگر لغت عرب میں پوشیدہ رکھنے کے معنے بھی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ کا ایک گھونسا مارنا اور وہ بھی ایک مومن کی حمایت میں اور وہ بھی کافر کو ہرگز گناہ نہیں ہوسکتا تاکہ اسکے بخشنے کی ضرورت ہو کیونکہ ایک گھونسے سے آدمی مرا نہیں کرتا اور نہ اس قصد سے مارا تھا۔ بلکہ جھگڑا چھڑانے اور اس کے مغلوب کرنے کی غرض سے اور اس کا مرجانا ایک اتفاقی بات تھی جو ہرگز جرم نہیں کرتا پھر حضرت موسیٰ کا اپنی طرف ظلم کی نسبت دنیا اس فعل خاص کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس خیال سے کہ اس شہر میں آنے کی وجہ سے یہ فعل مجھ سے ہوا اور اسی کی وجہ سے لوگ میرے دشمن ہوگئے اور جان کے خواہاں ہیں تو گویا اس شہر میں آنا اور لوگوں کا دشمن ہوجانا ہی اپنے اوپر ظلم ہوا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۚ

موسیٰ جس طرح تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا (اسی طرح) مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو تم تو بس یہ چاہتے

اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ

ہو کہ روئے زمین میں سرکش بن کر رہو اور مصلح (قوم) بن کر رہنا

اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا

نہیں چاہتے [۱] اور ایک شخص شہر کے اس کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور (موسیٰ سے)

الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۚ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ

کہنے لگا موسیٰ (تم یہ یقین جانو کہ شہر کے) بڑے بڑے آدمی تمہارے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تمکو قتل

لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ

کر ڈالیں تو تم (شہر سے) نکل بھاگو میں تم سے خیر خواہانہ کہتا ہوں غرض موسیٰ وہاں سے امید و بیم کی

مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۚ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾

حالت میں نکل کھڑے ہوئے اور (بارگاہ خدا میں) عرض کی پروردگار مجھے ظالم لوگوں (کے ہاتھ سے)

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ

نجات دے اور جب مدین کی طرف رخ کیا (اور راستہ معلوم نہ تھا) تو آپ ہی آپ بولے مجھے امید ہے

يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ

کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ دکھا دے اور (آٹھ دن فاقہ کرتے چلے) اور جب شہر مدین کے کنویں پر

وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۡ وَوَجَدَ

(جو شہر کے باہر تھا) پہنچے تو کنویں پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی کہ (وہ اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان سے

مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا

پیچھے دو عورتوں (حضرت شعیب کی بیٹیوں) کو دیکھا کہ وہ (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے پوچھا کہ تمہارا کیا مطلب

لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۭ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾

ہے وہ بولیں جب تک سب چرواہے (اپنے جانوروں کو خوب چھک کے پانی پلا کر پھیر نہ جائیں، ہم نہیں پلا سکتے،

[۱] یہ سنکر حضرت موسیٰ نے ہاتھ کھینچا، اس کمبخت نے جو رہائی پائی تو اسے یقین ہو گیا کہ انھوں ہی نے کل بھی مارا تھا اور فوراً آپ کی خبر فرعون تک پہنچا دی اور وہاں یہ رائے طے پائی کہ موسیٰ کو مار ڈالنا چاہیئے یہ واقعہ مومن آل فرعون حزقیل کو معلوم ہوا اور حضرت موسیٰ کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور بیان کر دیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

ع ۸ ۵

حضرت موسیٰ کا مدین کی طرف تشریف لے جانا

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ

اور ہمارے والد بہت[1] بوڑھے ہیں تب موسیٰ نے انکی (بکریوں) کیلئے (پانی کھینچکر) پلا دیا پھر ہٹ کر چھاؤں[2]

اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ

میں جا بیٹھے تو چونکہ بہت بھوک تھی عرض کی پروردگار (اسوقت) جو نعمت تو میرے پاس بھیجدے میں اسکا سخت حاجتمند ہوں اتنے

عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا

میں ان ہی دو میں سے ایک عورت شرمیلی چال سے آئی (اور موسیٰ سے) کہنے لگی میرے والد تم کو بلاتے ہیں تاکہ

سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ

تمنے جو (ہماری بکریوں کو) پانی پلا دیا ہے تمھیں اسکی مزدوری دیں۔ غرض جب موسیٰ انکے پاس آئے اور ان سے

قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ

اپنے قصے بیان کئے تو انھوں نے کہا اب کچھ اندیشہ نہ کرو تم نے ظالم لوگوں کے ہاتھ سے نجات پائی[3] اسی

اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ

اثنا میں اُن دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا اے ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ آپ جسکو بھی نوکر رکھیں سب

الْقَوِىُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

میں بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانتدار ہو اور ان میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں تب) شعیبؑ نے کہا میں چاہتا ہوں

اِحْدَى ابْنَتَىَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمٰنِىَ

کہ اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کے ساتھ تمھارا اس (مہر) پر نکاح کر دوں کہ تم آٹھ برس تک میری

حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ

نوکری کرو اور اگر تم دس برس پورے کر دو تو تمھارا احسان اور میں تم پر محنت شاقہ بھی ڈالنا

اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

نہیں چاہتا اور تم مجھے انشاء اللہ نیکوکار آدمی

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ ؕ

پاؤ گے موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ) ہے دونوں مدتوں میں سے

[1] انکا مطلب یہ تھا کہ ہمارے گھر میں کوئی مرد صورت نہیں ہے ایک باپ ہیں سو بوڑھے اس ضرورت سے ہم لوگوں کو خود بکریوں کو پانی پلانے آنا پڑتا ہے۔ ۱۲ [2] بیکسوں کی حالت زار پر رحم کھانا اور باوجود سخت احتیاج و مجبوری کے خدا کے سوا کسی سے مدد نہ مانگنا اور محض خدا ہی پر بھروسہ رکھنا صاف بتاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی طبیعت ہی ایک خاص بندہ ہونے اور پیغمبری کے واسطے مخلوق ہوئی تھی کیونکہ اس وقت فاقہ کرتے اور درختوں کی پتیاں کھاتے کھاتے بدن کا تمام گوشت گھل گیا تھا اور صرف پوست و استخوان رہ گئے تھے اور کھال بھی اس قدر پتلی ہو گئی تھی کہ اوپر سے پیٹوں کی سبزی دکھائی دیتی تھی اور اس وقت بھی شدت سے بھوکے تھے باوجود اسکے کسی سے کچھ نہ مانگنا علو ہمت و غیرت اور تائید غیبی نہیں تو کیا ہے۔ ۱۲ [3] کیونکہ یہ شہر فرعون کے دخل میں نہ تھا اس کے بعد حضرت شعیبؑ نے کھانا طلب کیا مگر حضرت موسےٰؑ نے انکار کیا اور کہا کہ میں آخرت کو دنیا کے بدلے نہیں بیچتا میں نے آپ کی دُختیوں کو محض خدا کی خوشنودی کے واسطے پانی پلایا میں اس کی اُجرت لینا نہیں چاہتا، حضرت شعیبؑ نے فرمایا میں بھی محض مہمان سمجھ کر کھانا کھلاتا ہوں اُجرت کا خیال نہیں تب حضرت موسیٰؑ نے کھانا کھایا۔ ۱۲-۱۲-۳

حضرت موسیٰؑ کا نکاح اور رخصتی

اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ

میں جو بھی پوری کر دوں (مجھے اختیار ہے) پھر مجھ پر جبر اور زیادتی (دینے کا آپکو حق) نہیں اور ہم آپ جو کچھ کہہ رہے

عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ

ہیں (اُسکا) خدا گواہ ہے (غرض موسیٰ کا چھوٹی لڑکی سے نکاح ہو گیا اور رہنے لگے) پھر جب موسیٰ نے اپنی دس برس

وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ

کی مدت پوری کی اور بی بی کو لیکر چلے تو اندھیری رات جاڑوں کے دن راہ بھول گئے اور بی بی صفورا کو دردِ زہ شروع ہوا

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا

اتنے میں کوہِ طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو اپنے لڑکے باتوں سے کہا کہ تم لوگ ٹھہرو میں نے یقیناً آگ دیکھی ہے میں وہاں جاتا ہوں

بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

کیا عجب ہے میں وہاں سے (رستہ کی) کچھ خبر لاؤں یا آگ کی کوئی چنگاری (لیتا آؤں) تاکہ تم لوگ تاپو غرض جب موسےٰ

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي

آگ کے پاس آئے تو میدان کے داہنے کنارے سے اس مبارک جگہ میں ایک درخت سے انھیں آواز آئی کہ

الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ

اے موسیٰ اس میں شک نہیں کہ میں ہی اللہ سارے جہان کا پالنے والا ہوں اور یہ

اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ

بھی آواز آئی) کہ تم اپنی چھڑی (زمین پر) ڈالدو پھر جب (ڈالدیا تو) دیکھا کہ وہ اس طرح بل کھا رہی

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ

ہے گویا کہ وہ (زندہ) اژدہا ہے تو پیٹھ پھیر کے بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (تو ہم نے فرمایا)

لَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫

اے موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو نہیں تم ہر طرح امن و امان میں ہو (اچھا اور لو)

اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو (اور نکال لو) تو سفید براق ہو کر بے عیب نکل آیا

۲۸ حضرت موسیٰؑ نے کہا جب آپ نے مجھ سے دونوں میں سے جو مدت چرانے کی خدمت میرے متعلق کی ہے تو ایک چھڑی بھی دیجئے کہ اُنکے ہنکانے میں موذی جانوروں کے دفع کرنے میں کام آئے) حضرت شعیبؑ نے اپنی صاحبزادی سے کہا جاؤ اور فلاں عصا اٹھا لاؤ وہ گئیں اور ایک عصا لے آئیں آپ نے فرمایا یہ نہیں دوسرا وہ پھر گئیں اور وہی لے آئیں اور واپسی کا حکم ہوا حتیٰ کہ جب کئی بار ایسا ہی ہوا تو بولیں میں کیا کروں دوسرا عصا لانا چاہتی ہوں مگر یہی میرے ہاتھ میں آ جاتا ہے اور دوسرا ہٹ جاتا ہے تب آپ نے فرمایا اچھا یہی دیدو موسےٰ ہی اس کے مستحق ہیں، یہ وہی عصا تھا جو حضرت آدمؑ بہشت سے لائے تھے اور سلسلہ وار حضرت شعیبؑ تک پہنچا تھا ۱۲

حضرت موسیٰؑ کی ہجرت

جَنَاحَكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّاضْمُمْ

اور خوف کی وجہ سے اپنے بازو اپنی طرف سمیٹ لے[1] تو (تاکہ

اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ

خوف جاتا رہے) غرض یہ دونوں (عصا و ید بیضا) تمہارے پروردگار کی

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

طرف سے (تمہاری نبوت کی) دو دلیلیں فرعون اور اس کے دربار کے سرداروں کے واسطے

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا

ہیں (اسمیں شک نہیں کہ وہ بدکار لوگ تھے موسیٰ نے عرض کی پروردگار میں نے انمیں سے ایک شخص

فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝۳۳ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ

کو مار ڈالا تھا تو میں ڈرتا ہوں کہیں اسکے بدلہ مجھے نہ مار ڈالیں اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زبان

مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّيْٓ

میں زیادہ فصیح ہے تو تو اسے میرے ساتھ میرا مددگار بنا کر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ یقیناً

اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝۳۴ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ

میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مجھے وہ لوگ جھٹلا دینگے (تو انکے جواب کیلئے گویائی کی ضرورت ہے) فرمایا اچھا

بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ

ہم عنقریب تمہارے بھائی کی وجہ سے تمہارے بازو قوی کر دینگے اور تم دونوں کو ایسا غلبہ عطا کرینگے کہ فرعونی

بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝۳۵ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

لوگ تم دونوں تک ہمارے معجزے کیوجہ سے پہنچ بھی نہ سکیں گے (لو جاؤ) تم دونوں اور تمہارے پیرو غالب رہیں گے

مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

غرض جب موسیٰ ہمارے واضح و روشن معجزے لیکر انکے پاس آئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ تو بس اپنے

مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۶

دل کا گھڑا ہوا جادو ہے اور ہم نے تو اپنے اگلے باپ دادا (کے زمانہ) میں ایسی بات سنی بھی نہیں

[1] ایک تو سردی کا موسم اس پر خوف ایسی حالت میں ہاتھوں کو بغلوں میں کر لینے سے عموماً سردی لرزہ اور خوف کم ہو جاتا ہے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

حضرت ہارون کی وزارت

فرعون کا دربار اور حضرت موسیٰ

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ

اور موسیٰ نے کہا میرا پروردگار اس شخص سے خوب واقف ہے جو اس کی بارگاہ سے ہدایت

عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا

لیکر آیا ہے اور اس شخص سے بھی جسکے لیے آخرت کا گھر ہے اسمیں تو شک ہی نہیں کہ ظالم لوگ

يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۳۷ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ

کامیاب نہیں ہوتے اور (یہ سنکر) فرعون نے کہا اے میرے دربار کے سردار مجھ کو تو اپنے سوا

مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ

تمہارا کوئی پروردگار معلوم نہیں ہوتا (اور موسیٰ دوسرے کو خدا بتاتا ہے) تو اے ہامان (وزیر فرعون) تم میرے

يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ

واسطے مٹی (کی اینٹوں) کا پجاوا سلگاؤ پھر میرے واسطے ایک پختہ محل تیار کراؤ تاکہ میں (اس پر چڑھ کر)

اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ

موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور میں تو یقیناً موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں اور

الْكٰذِبِيْنَ ۝۳۸ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ

فرعون اور اسکے لشکر نے روئے زمین میں ناحق سر اٹھایا تھا اور ان لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۝۳۹

ہماری بارگاہ میں وہ کبھی پلٹ کر نہیں آئیں گے تو ہم نے اس کو

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ

اور اسکے لشکر کو لے ڈالا۔ پھر ان سب کو دریا میں ڈال دیا تو (اے رسول) ذرا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۰ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً

دیکھو تو کہ ظالموں کا کیسا برا انجام ہوا اور ہم نے انکو (گمراہوں کا) پیشوا بنایا کہ (لوگوں کو جہنم کی

يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۴۱

طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن (ایسے بیکس ہونگے کہ) انکو کسی طرح کی مدد نہ دی جائے گی۔

۱۲ اس محل میں مزدوروں کے علاوہ پچاس ہزار معمار کام کرتے تھے اور اتنا بلند بنایا گیا تھا کہ اس کے قبل اس سے بلند دوسرا کوئی مکان نہ بنا تھا فرعون اس کی چھت پر گیا اور پہلے یہ سمجھا تھا کہ آسمان اس سے قریب ہوگا مگر جب دیکھا تو اتنا ہی دور معلوم ہوا جتنا زمین سے تو بہت نادم ہوکر ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا اور جب وہ تیر خون آلود گرا تو بولا میں نے موسیٰ کے خدا کو مار ڈالا۔ حضرت جبریلؑ نے بحکم خدا اپنے پر سے اس پر مارا کہ وہ محل تین ٹکڑے ہوکر گر پڑا اور اس کے گرنے سے بہت سے لوگ ضائع ہوئے۔ ۱۲

فرعون کا محل اور تیر بازی

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ

اور ہم نے دنیا میں بھی تو لعنت اُنکے پیچھے لگادی ہے اور قیامت کے دن اُن کے

هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ ع ۱۳

چہرے بگاڑ دیئے جائیں گے اور ہمنے بہتیری اگلی اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا اس کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ

موسیٰ کو کتاب (توریت) عطا کی جو لوگوں کے لئے از سرتاپا بصیرت اور ہدایت اور رحمت تھی

وَهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ

تاکہ وہ لوگ عبرت و نصیحت حاصل کریں اور (اے رسولؐ) جس وقت ہم نے

بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ وَمَا

موسیٰ کے پاس اپنا حکم بھیجا تھا تو تم طور کے مغربی جانب موجود نہ تھے اور نہ تم ان واقعات کو

كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ

بچشم دید دیکھنے والوں میں سے تھے مگر ہم نے (موسیٰ کے بعد) بہتیری امتیں پیدا کیں

عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا

پھر اُن پر ایک زمانہ دراز گذر گیا اور نہ تم مدین کے لوگوں میں رہے تھے کہ اُن کے سامنے ہماری

عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ

آیتیں پڑھتے (اور تم کو اُنکے حالات معلوم ہوتے) مگر ہم تو (تم کو) پیغمبر بنا کر بھیجنے والے تھے اور نہ تم طور

بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

کی کسی جانب اسوقت موجود تھے جب ہمنے (موسیٰ کو) آواز دی (تاکہ تم دیکھتے) مگر یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ

ہے تاکہ تم ان لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں ۱۲ ڈراؤ تاکہ یہ

لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ

لوگ نصیحت و عبرت حاصل کریں اور اگر یہ نہ ہوتا کہ جب ان پر ان کی اگلی کرتوتوں

۱۱ ان آیات سے حضرت رسولؐ کی نبوت و رسالت کا اثبات مقصود ہے اور حضرت کی طرف خطاب کرکے لوگوں کے سمجھانے کے لئے یوں فرماتا ہے کہ باوجودیکہ تم موسیٰ پر جتنے واقعات گذرے کبھی موجود نہ تھے اور نہ تم نے دیکھا اور نہ کسی کتاب میں پڑھا اور نہ لوگوں سے سُنا تھا مگر پھر بھی تم صاف صاف بیان کردیتے ہو آخر اگر تم پیغمبر نہ ہوتے اور تمہارے پاس وحی نہ آتی تو تمہارے پاس ان واقعات کے جاننے کا کیا ذریعہ تھا سچ یہ ہے کہ

حضرت رسولؐ کی نبوت کے دلائل

یہ ہے کہ ناکردہ قرآن درست کتب خانۂ چند ملت بشست

۱۲ اس سے مراد زمانہ فترت یعنے حضرت عیسےٰؑ اور حضرت رسولؐ کا درمیانی زمانہ ہے جو ساڑھے پانچسو یا چھ سو برس ہوتے ہیں یا حضرت اسمٰعیلؑ کے بعد سے حضرت رسولؐ تک کا زمانہ مراد ہے کیونکہ عرب میں حضرت اسمٰعیلؑ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آیا اور حضرت عیسیٰؑ و موسیٰؑ تو صرف بنی اسرائیل کی ہدایت کے واسطے آئے تھے ۱۲

مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا

کی بدولت کوئی مصیبت پڑتی تو بیساختہ کہہ بیٹھتے کہ پروردگارا تو نے ہمارے پاس کوئی

أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ

پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں پر چلتے اور ایمانداروں میں ہوتے (تو ہم تم کو نہ بھیجتے

الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا

مگر) پھر جب ہماری بارگاہ سے (دین) حق ان کے پاس پہنچا تو کہنے لگے جیسے (معجزے)

لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ ۚ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا

موسیٰ کو عطا ہوئے تھے ویسے ہی اس رسول (محمدؐ) کو کیوں نہیں دیے گئے کیا جو معجزے

أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ ۖ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا ۖ وَقِفَهْ

اس سے پہلے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے انہیں ان لوگوں نے انکار نہ کیا تھا کفار تو یہ بھی کہہ گذرے کہ یہ دونوں

وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِنْ عِنْدِ

دونوں (توریت و قرآن) جادو ہیں کہ باہم ایکدوسرے کے مددگار ہو گئے اور یہ بھی کہہ چکے کہ ہم سب کے منکر ہیں (اے رسول) تم (ان لوگوں

اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعْهُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٩﴾

سے) کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو خدا کی طرف سے ایک ایسی کتاب جو ان دونوں سے ہدایت میں بہتر ہو لے آؤ کہ میں بھی اس کی پیروی

فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ

پھر اگر یہ لوگ (اس پر بھی) نہ مانیں تو سمجھ لو کہ یہ لوگ بس اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرتے ہیں اور جو شخص خدا

أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى

کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرے اس سے زیادہ

مِنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٠﴾ وَ ع

گمراہ کون ہوگا بے شک خدا سرکش لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا اور

لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾ ط

ہم یقیناً لگاتار (اپنے احکام بھیجکر) اُن کی نصیحت کرتے رہے تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جن

ع ۵ ۸

ایماندار نصرانیوں کی مدح

لہ یعنی دونوں کی حالت ملتی جلتی ہے کہ جو مطالب ایک میں بیان ہوئے ہیں وہی دوسرے میں تو گویا ایک دوسرے کی تائید کرتا ہے۔ ۱۲

لہ یہ اور اس کے بعد کی آیتیں اُن نصرانیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو حضرت رسول پر ایمان لائے تھے ان میں سے ۳۲ تو حضرت جعفرؓ طیار کے ساتھ حبشہ سے آئے تھے اور آٹھ شام سے اور بحیرا راہب بارہ اشرف عابد۔ ایمن اور ادریس ثانع اور تمیم بھی ان ہی لوگوں میں ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۲

لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عطا کی ہے وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

اور جب اُن کے سامنے یہ پڑھا جاتا ہے تو بول اُٹھتے ہیں کہ ہم تو اُس پر ایمان لا چکے بیشک یہ تحقیق ہے

رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝۵۳ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ

اور ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے ہم تو اس کو اس کے پہلے ہی سے مانتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جنھیں (انکے

اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

اعمال خیر کی) دوہری جزا دی جائے گی چونکہ ان لوگوں نے صبر کیا اور بدی کا دفعیہ نیکی سے کرتے

السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۵۴ وَاِذَا سَمِعُوا

ہیں اور جو کچھ ہم نے اُنھیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور جب

اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

کسی سے کوئی بُری بات سنی تو اس سے کنارہ کش رہے اور کہہ دیا کہ ہمارے واسطے ہماری کارگذاریاں

اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝۵۵ اِنَّكَ

ہیں اور جو تمھارے واسطے تمھاری کارستانیاں (بس دور ہی سے) تمھیں سلام ہے ہم جاہلوں (کی صحبت) کے

لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

خواہاں نہیں (اے رسولؐ) بیشک تم جسے چاہو منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتے مگر ہاں خدا جسے چاہے منزل مقصود

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۶ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى

تک پہنچائے اور وہی ہدایت یافتہ لوگوں سے خوب واقف ہے (اے رسولؐ) کفار (مکہ) تم سے کہتے ہیں کہ اگر ہم تمھارے

مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا

ساتھ دین حق کی پیروی کریں تو ہم اپنے ملک سے اُچک لیے جائیں (یہ کیا بکتے ہیں) کیا ہم نے اُنھیں حرم (مکہ) میں جہاں

اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ

ہر طرح کا امن ہے جگہ نہیں دی جہاں ہر قسم کے پھل روزی کے واسطے ہماری بارگاہ سے کھنچے چلے جاتے

۵۱ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت ابوطالبؑ کے بارے میں نازل ہوئی کہ چونکہ آپ نے رسولؐ کو پرورش کیا تھا اور حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد آپ کے ہر طرح کے نگراں و محافظ تھے اس وجہ سے آپ کی تمنا تھی کہ حضرت ابوطالب ایمان لائیں مگر وہ ایمان لائے لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ حضرت رسول کی تمنا اور خواہش خدا کی مرضی کے خلاف ہو حالانکہ ابوطالبؑ کا ایمان لانا ثابت و واضح ہے چنانچہ کلینی اصول میں ہے اھل البیت یقولون ان ابا طالب کان مسلما ومات مسلما (اہلبیتؑ کا اس پر اتفاق ہے کہ ابوطالب مسلمان تھے اور مسلمان ہی مرے اور عبدالحق محدث دہلوی بھی اس کے قائل ہیں اور آپ کا نقش نگیں یہ تحادثت بالله ربا وبابن اخی نبیا وبابنی علی وصیاه میں اللہ کے پروردگار اور اپنے بھتیجے کے نبی اور اپنے بیٹے علی کے وصی ہونے کو پسند کرتا ہوں اور آپ کے اشعار آپ کے ایمان کی دلیل ہیں۔ دیکھو سوانح عمری جناب امیر علیہ السلام مؤلفہ عبیداللہ امرتسری۔ ۱۲

۵۲ حارث بن نوفل نے حضرت رسولؐ سے آکر بیان کیا کہ تمھاری بات سچی ہے اور جو کچھ تم کہتے ہو یقینی ہماری دینی فلاح کا باعث ہے مگر عرب کی مخالفت سے ڈرتا ہوں مبادا یہ لوگ ہم کو اس سرزمین سے نکال باہر کریں اور ہم ان کا مقابلہ نہ کر سکیں اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

حضرت ابوطالبؑ کا ایمان

لَدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷ وَكَمْ اَهْلَكْنَا

ہیں مگر بہتیرے لوگ نہیں جانتے اور ہم نے تو بہتیری بستیاں برباد کر دیں جو اپنی معیشت میں

مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ

بہت اتراہٹ سے (زندگی) بسر کیا کرتی تھیں۔ تو (دیکھو) یہ ان ہی کے (اجڑے ہوئے) گھر ہیں جو

تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵۸

ان کے بعد پھر آباد نہیں ہوئے مگر بہت کم۔ اور (آخر) ہم ہی اُن کے (مال واسباب کے) وارث ہوئے اور

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا

تمہارا پروردگار جب تک اُن گاؤں کے صدر[1] مقام پر اپنا پیغمبر نہ بھیج لے اور وہ ان کے سامنے ہماری آیتیں نہ

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى

پڑھ دے (اسوقت تک) بستیوں کو برباد نہیں کر دیا کرتا اور ہم تو بستیوں کو برباد کرتے ہی نہیں جب

اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝۵۹ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ

تک وہاں کے لوگ ظالم نہ ہوں اور تم لوگوں کو جو کچھ عطا ہوا ہے تو دُنیا کی (ذرا سی) زندگی

فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

کا فائدہ اور اسی کی آرائش ہے اور جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ اس

وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۰ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا

سے کہیں بہتر اور پائیدار ہے تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے تو کیا وہ شخص[2] جس سے ہمنے (بہشت کا) اچھا

حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

وعدہ کیا ہے اور وہ اسے پاکر رہے گا اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جسے ہمنے دنیاوی زندگی کے (چند

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝۶۱ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

روزہ) فائدے عطا کئے ہیں اور پھر قیامت کے دن (جو ابدی کے واسطے ہمارے سامنے) حاضر کیا جائیگا اور جسدن خدا ان کفار کو

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۶۲

پکارے گا اور پوچھے گا کہ جن کو تم ہمارا شریک خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں (غرض وہ شرکا بھی

[1] اگرچہ لغت میں ام کے معنے ماں کے ہیں مگر عربی محاورات کے موافق چند چیزوں میں جو چیز سب کی جڑ یا بزرگ یا صدر ہو اُسے بھی ام کہتے ہیں جس طرح ام الامراض (تمام بیماریوں کی جڑ) کھانسی ام الخبائث (تمام برائیوں کا سبب) شراب کو کہتے ہیں اسی طرح ام القریٰ (سب گاؤں سے بڑا) مکہ کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اطراف کی سب بستیاں چھوٹی چھوٹی ہیں اسی وجہ سے میں نے اس کا ترجمہ صدر مقام کیا ہے۔

[2] یہ آیت حضرت عمار رضؓ یا سر اور ولید بن مغیرہ کی گفتگو پر نازل ہوئی تھی مطلب یہ ہے اگرچہ بہشت اُدھار ہے اور دُنیاوی کامیابی نقد مگر یہ فانی ہے اور وہ ابدی پائدار تو ایسا اُدھار ایسے نقد سے کہیں برتر و اعلیٰ ہے۔ ۱۲

ع ۱۰

حضرت عمار کی مدح اور ولید کی مذمت

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

بلائے جائینگے) وہ لوگ جو ہمارے عذاب کے مستوجب ہو چکے ہیں کہدینگے کہ پروردگار ایہی وہ لوگ ہیں جنھیں

اَغْوَيْنَآ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوْٓا

ہمنے گمراہ کیا تھا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے اس طرح ہمنے انکو گمراہ کیا اب ہم تیری بارگاہ میں (اُن سے) دستبردار

اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

ہوتے ہیں یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے اور کہا جائیگا کہ بھلا اپنے (ان) شریکوں کو (جنھیں تم خدا سمجھتے تھے) بلاؤ

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ

تو غرض وہ لوگ انھیں بلائینگے تو وہ انھیں جواب تک نہ دیں گے اور (اپنی آنکھوں سے) عذاب کو دیکھیں گے کاش

لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

یہ لوگ (دنیا میں) راہ پر آئے ہوتے اور (وہ دن یاد کرو) جس دن خدا لوگوں کو پکار کر پوچھے گا کہ تم لوگوں

مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ

نے پیغمبروں کو (ان کے سمجھانے پر) کیا جواب دیا تب اس دن انھیں باتیں نہ سوجھ پڑینگی

يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ

(اور) پھر باہم ایک دوسرے سے پوچھ بھی نہ سکیں گے مگر ہاں جس شخص نے توبہ کر لی،

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ

اور ایمان لایا اور اچھے اچھے کام کئے تو قریب ہے کہ یہ لوگ اپنی مرادیں پانے

الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا

والوں سے ہونگے اور تمھارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) منتخب[1] کرتا

كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا

ہے اور یہ انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے اور جس چیز کو یہ لوگ خدا کا شریک بناتے ہیں اس سے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا

خدا پاک اور (کہیں) برتر ہے اور (اے رسول) یہ لوگ جو باتیں اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے

[1] اس سے بالکل واضح طور پر ثابت ہوا کہ خداوند عالم صرف خدا ہی کے انتخاب سے حاصل ہوتے ہیں نبوت یا امامت بندوں کے ہاتھ میں ہرگز اس کا انتخاب نہیں کیونکہ خدا کے سوا یہ کون جانتا ہے کہ کل فلاں شخص کیسا رہے گا اور اس کے افعال و حرکات کیا ہونگے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اپنے عہدے پر خدا ہی جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے

يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِي

ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور وہی خدا ہے اسکے سوا کوئی قابل پرستش نہیں دُنیا اور آخرت میں

الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾

اسی کی تعریف ہے اور اسی کی حکومت ہے اور تم لوگ (مرنے کے بعد) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا

(اے رسول ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر خدا ہمیشہ کے لئے قیامت تک تمہارے سروں

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ

پر رات کو چھائے رہتا تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہارے پاس روشنی لے آتا تو کیا تم سُنتے

اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ

نہیں ہو (اے رسول ان سے) کہدو کہ بھلا تم نے دیکھا کہ اگر خدا قیامت تک برابر تمہارے

عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ

سروں پر دن کئے رہتا تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہارے لئے رات کو لے آتا

غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا

کہ تم لوگ اس میں رات کو آرام کرو تو کیا تم لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے اور اس نے اپنی

تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

مہربانی سے تمہارے واسطے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں

وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

اسکے فضل وکرم (روزی) کی تلاش کرو اور تاکہ تم لوگ شکر کرو اور (اس

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

دن کو یاد کرو) جس دن وہ انھیں پکار کر پوچھے گا کہ جن کو تم لوگ میرا شریک

اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا

خیال کرتے تھے وہ (آج) کہاں ہیں اور ہم ہر ایک امت سے ایک گواہ[1]

[1] مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر امت کے مستحق عذاب لوگوں کے قائل کرنے کے واسطے انکے نبی بلائے جائیں گے اور ان کی نافرمانیوں کی گواہی دیں گے اسی طرح ہر زمانہ کے اوصیاء اور ائمہ بھی آکر اپنے زمانہ کے نافرمانوں کے خلاف اظہار کریں گے اسی وجہ سے حضرت رسول ﷺ سے منقول اور تمام فرق اسلام میں متفق علیہ ہے کہ من لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ جو شخص اپنے امام زمانہ کو پہچانے بغیر مر گیا وہ کفر کی موت مرا۔

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا

پیغمبر نکالیں (سامنے بلائیں) گے پھر (اسدن مشرکین سے) کہیں گے کہ اپنی (برأت کی) دلیل پیش کرو

اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

تب انھیں معلوم ہو جائیگا کہ حق خدا ہی کی طرف ہے اور جو افترا پردازیاں یہ لوگ کیا کرتے تھے

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَ

سب اُن سے غائب ہو جائینگی (ناشکری کا ایک قصہ سنو) موسیٰ کی قوم سے ایک شخص قارون[1] (نامی) تھا تو اس نے ان پر

اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ

سرکشی شروع کی اور ہم نے اس کو اس قدر خزانے عطا کئے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک سخت دار جماعت[2]

بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ

(کی جماعت) کو اٹھانا دوبھر ہوتا تھا جب (ایکبار) اسکی قوم نے اس سے کہا کہ (اپنی دولت پر) اترا مت

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ

کیونکہ خدا اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو کچھ خدا نے تجھے دے رکھا ہے اُس میں آخرت

اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ ۖ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

کے گھر کی بھی جستجو کر اور دُنیا سے جس قدر تیرا حصہ ہے مت بھول[3] جا اور جس طرح خدا نے

وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ

تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اوروں کیساتھ احسان کر اور روئے زمین میں فساد کا خواہاں

فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ

نہ ہو اس میں شک نہیں کہ خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا تو قارون کہنے لگا کہ یہ

اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ

(مال و دولت) تو مجھے اپنے علم[4] (کیمیا) کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ کیا قارون نے یہ بھی نہ

اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ

خیال کیا کہ اللہ اس کے پہلے ان لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو اس سے قوت اور جمعیت

[1] قارون حضرت موسیٰ کا خالہ زاد بھائی تھا اور اس درجہ حسین تھا کہ لوگ اسے منور کہا کرتے تھے ستر آدمی جو حضرت موسیٰ پر ایمان لائے تھے انھیں سے ایک یہ بھی تھا اور بنی اسرائیل میں توریت کو سب سے اچھی طرح پڑھا کرتا تھا اور فقیری کے زمانہ میں بہت منکسر اور خلیق تھا لیکن چونکہ ظاہری طور پر ایمان لایا تھا اس وجہ سے خدا نے دولت دیکر اسکا امتحان لیا تو آخر پکا کافر نکلا۔ ۱۲

قارون کا خزانہ

[2] بعض روایت میں اس سے چالیس آدمی مراد لئے گئے ہیں۔ ۱۲ [3] مطلب یہ ہے کہ دنیاوی ساز و سامان میں سے صاحب مال کا حصہ وہی ہے جو اپنے ساتھ زاد آخرت بنا کر لے جائے تو گویا ترجمہ ہوا کہ زاد آخرت جمع کرتا رہ۔ ۱۲ [4] حضرت موسیٰ علم کیمیا جانتے تھے اور اس میں سے بعض چیزیں آپ نے حضرت یوشع بن نون کو تعلیم فرمائی تھیں اور بعض کالب بن یوحنا کو اور بعض قارون کو یعنے کامل علم کسی کے پاس نہ تھا قارون نے ان دونوں سے بھی سیکھ لیا اور کامل بن گیا اور بڑی دولت حاصل کی۔ ۱۲

اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ

میں کہیں بڑھ چڑھ کے تھے اور گنہگاروں سے (انکی سزا کے وقت) اُن کے گناہوں کی پوچھ گچھ[1]

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

نہیں ہوا کرتی غرض (ایک دن قارون) اپنی قوم کے سامنے بڑی آرائش[2] اور ٹھاٹھ کیساتھ نکلا تو جو لوگ

يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ

دُنیا کی (چند روزہ) زندگی کے طالب تھے (اس شان سے دیکھ کر) کہنے لگے جو مال و دولت قارون کو عطا ہوئی

قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

ہے کاش میرے لئے (بھی) ہوتا اسمیں شک نہیں کہ قارون بڑا نصیب ور ہے اور جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے)

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ

علم عطا ہوا تھا کہنے لگے تمھارا ناس ہو جائے (ارے) جو شخص ایمان لائے اور اچھے کام کرے اس کے لئے

وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا

تو خدا کا ثواب اس سے کہیں بہتر ہے اور وہ ثواب صبر کرنیوالوں کے سوا دوسرے نہیں پا سکتے اور ہم نے

بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ

قارون اور اس کے گھر بار کو زمین میں دھنسا[3] دیا پھر تو خدا کے سوا کوئی جماعت ایسی نہ تھی کہ اس کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ

مدد کرتی اور نہ خود آپ اپنی مدد کر سکا اور جن لوگوں نے کل اُس

الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ

کے جاہ و مرتبہ کی تمنا کی تھی وہ (آج یہ تماشا دیکھ کر) کہنے لگے ارے معاذ اللہ یہ

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ

تو خدا ہی ہے کہ اپنے بندوں سے جسکی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہے

لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ

تنگ کر دیتا[4] ہے اگر (کہیں) خدا ہم پر مہربانی نہ کرتا (اور اتنا مال دیتا) تو اسی طرح ہمکو بھی ضرور دھنسا دیتا

[1] قارون کو جب کوئی سمجھاتا تو وہ خواہ مخواہ کٹ حجتی کرنے لگتا تو خدا نے فرمایا کہ خدا کے آگے یہ کٹ حجتیاں پیش نہیں جاتیں نہ مجرموں کو ایسی کٹ حجتی کا موقع دیا جاتا ہے بس یہی مطلب ہوا کہ گنہگاروں سے ان کے گناہوں کی بابت نہیں پوچھا جایا کرتا۔ ۱۲ [2] خود تو ایک سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین طلائی تھی اور اس کا لباس سرخ تین سو غلام داہنی جانب اور تین سو لونڈیاں بائیں جانب پر تکلف لباس سے آراستہ اور چار ہزار آدمی جلو میں تھے۔ ۱۲ [3] قبطیوں کی تباہی کے بعد حضرت موسیٰؑ نے حکومت حضرت ہارونؑ کے سپرد کر دی تھی اور قربانی بھی جو کوئی کرتا تو حضرت ہارون کے ہاتھ سے ذبح کی جگہ پر رکھی جاتی اور وہاں سے از غیبی آگ اٹھا لے جاتی اس پر قارون کو حسد پیدا ہوا اور حضرت موسیٰؑ سے گستاخانہ کہنے لگا آپ نے سب کچھ ہارونؑ ہی کو دیدیا اور ہم کو کچھ بھی نہیں آپ نے فرمایا یہ تو میرے اختیار کی بات نہیں خدا جسے چاہے دے اسدن سے وہ حضرت موسیٰؑ کے درپے آزار ہوا حضرت نے ایک دفعہ صحرا کے رہنے کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل کیساتھ توبہ کرنے کو فرمایا تو اس نے آپ کے حکم کو بے حقیقت سمجھا جب زکوٰۃ کا حکم آیا تو کہنے لگا یہ تو بہت مال ہوا میں تو دو ٹکا بھی نہ دوں حتیٰ کہ حضرت موسیٰؑ نے ہزار میں سے ایک دینار یا ایک درہم مقرر کیا تو بھی نہ دیا اور کہنے لگا موسیٰؑ نے جو کچھ کہا مان لیا اب ہمیں فقیر بنانا چاہتا ہے ایک دفعہ ایک بدکار عورت کو اشرفیوں کی دو تھیلیاں دیکر اس کو آمادہ کیا کہ مجمع عام میں حضرت پر زنا کی تہمت لگائے، دوسرے دن جب حضرت موسیٰؑ وعظ کہہ رہے تھے اور زنا کی مذمت پر آئے تو اٹھ کر کہنے لگا آپ کو بھی ایسا ہی جانتے ہیں اور اس عورت کو گواہی میں پیش کیا مگر خدا کی شان اس کو خدا کا خوف پیدا ہوا اور سچا واقعہ بیان کر دیا اور قارون کی مہر کی ہوئی تھیلیاں دکھلا دیں قارون تو مجمع عام میں ذلیل ہوا اور ان حرکتوں سے حضرت موسیٰ کو جلال آیا بنی اسرائیل سے فرمایا جسکا جی چاہے میرا ساتھ دے یا قارون کا اس کے بعد آپنے بددعا کی اور دو آدمی کے سوا بنی (باقی بر صفحہ ۶۳۱ پر)

قارون کی تباہی

لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا

ارے معاذاللہ (سچ ہے) ہرگز کفار اپنی مرادیں نہ پائینگے یہ آخرت کا گھر تو ہم ان ہی لوگوں کے لئے خاص کر دینگے

لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ

جو زمین پر نہ سرکشی کرنا چاہتے ہیں اور نہ فساد اور (سچ بھی یوں ہی ہے) کہ پھر انجام تو

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

پرہیزگاروں ۱۵ ہی کا ہے جو شخص نیکی کرے گا تو اس کے لئے اس سے کہیں بہتر بدلہ ہے

خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى

اور جو برے کام کرے گا تو وہ یاد رکھے کہ جن لوگوں نے برائیاں کی ہیں ان کا وہی

الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

بدلہ ہے۔ جو دنیا میں کرتے رہے ہیں

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى

(اے رسول) خدا جس نے تم پر قرآن نازل کیا ضرور ۱۵ ٹھکانے

مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ

تک پہنچا دے گا (اے رسول) تم کہدو کہ کون راہ پر آیا اور کون صریحی گمراہی

هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى

میں پڑا رہا اس سے میرا پروردگار خوب واقف ہے ۱۵ اور تم کو تو یہ امید نہ تھی کہ تمہارے پاس خدا کی

اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

طرف سے کتاب نازل کیجائیگی مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے نازل ہوئی تو تم ہرگز

ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ

کافروں کے پشت پناہ نہ بننا کہیں ایسا نہ ہو کہ احکام خداوندی نازل ہونے کے بعد

اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ

تم کو یہ لوگ ان کی تبلیغ سے روک دیں اور تم اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو)

(بقیہ حاشیہ ۶۳۰) اسرائیل اس سے الگ ہو گئے خدا کا حکم ہوا زمین کو تمہارے اختیار میں دیا اور آپ نے فرمایا اے زمین اسے نگل جا وہ فوج کم گھر بار کے گھٹنے تک دھنس گیا تو اس نے امان چاہی آپ نے پھر دوبارہ اس کے نگل جانیکا حکم دیا تو کمر تک دھنس گیا اور اس نے زاری شروع کی غرض آپ کہتے گئے اور وہ دھنستا گیا اور اس نے ہر چند تضرع و زاری کی مگر آپ نے کچھ نہ سنا اور وہ دولت و حشمت سمیت غائب ہو گیا۔ ۱۲ ۵۲ جب قارون اپنی کرتوتوں کی بدولت زمین میں دھنس مرا تب لوگوں کو یقین ہوا کہ روزی کا گھٹنا بڑھنا اگر اپنے ہاتھ میں ہوتا تو آج قارون کا یہ نتیجہ نہ ہوتا۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۵۱ اسی بنا پر حضرت امیرؑ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص چاہے کہ میری جوتی کا تسمہ میرے دوست کی جوتی کے تسمے سے اچھا ہو وہ اس آیت میں داخل ہے معاذاللہ خدا بچائے اور خلوص کی توفیق عطا فرمائے ۱۲

۵۲ اس میں اختلاف ہے کہ معاد سے کیا مراد ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ فتح مکہ کی پیشین گوئی ہے چنانچہ منقول ہے کہ جب حضرت رسول مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی سمت رہی ہوئے اور منزل جحفہ پر جو راہ کے پاس ہے پہنچے تو آپ کو حرم کعبہ کا شوق اور مولد کی تمنا ہوئی اس پر جبرئیل آئے اور فتح کی خوشخبری سنائی بعض کہتے ہیں کہ اس سے حضرت رسول کے عالی درجات مقصود ہیں اسی بنا پر میں نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ دونوں سے مرتبط ہے۔ ۱۲

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

بلاتے چلے جاؤ اور خبردار مشرکین سے ہرگز نہ ہونا اور خدا کے سوا کسی اور معبود کی

اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

پرستش نہ کرنا اس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونیوالی

وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

ہے اسی کی حکومت ہے اور تم لوگ اسی کی طرف (مرنے کے بعد) لوٹائے جاؤ گے،

(۲۹) سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ (۸۵)

اٰیاتہا — رکوعاتہا

سورۂ عنکبوت مکہ میں نازل ہوا اور اس کی انہتر ۶۹ آیتیں اور سات ۷ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا

الم ۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) اتنا کہدینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے

وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

جائینگے اور انکا امتحان نہ لیا جائیگا ۱؎ (ضرور لیا جائیگا) اور ہمنے تو ان لوگوں کا بھی امتحان لیا جو انسے پہلے گذر گئے

فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝

غرض خدا ان لوگوں کو جو سچے (دل سے ایمان لائے) ہیں یقیناً علیحدہ دیکھے گا اور جھوٹوں کو بھی (علیحدہ ضرور

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ

دیکھے گا۔ کیا جو لوگ برے برے کام کرتے ہیں انھوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ ہم سے (بچکر) نکل

سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ

جائینگے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا ہی برے حکم لگاتے ہیں جو شخص خدا سے ملنے (قیامت کے آنے) کی

فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

امید رکھتا ہو تو (سمجھ رکھے کہ) خدا کی (مقرر کی ہوئی) میعاد ضرور آنے والی ہے اور وہ (سب کی) سنتا (اور)

وقف لازم

۱؎ اس سورہ میں خدا نے امور ذیل وغیرہ کو بیان فرمایا ہے لوگوں کا ضرور امتحان ہوگا۔ خدا کی نافرمانی کے سوا ماں باپ کی اطاعت کرو منافقین کی حالت ابوسفیان وغیرہ کی شرارت حضرت نوح کا ذکر، حضرت ابراہیم کا تذکرہ لوگوں کی نوشرم اور محبت، حضرت لوط کا قصہ حضرت شعیب کا قصہ، کفار کی مثل مکڑی کی ہے، نماز کا حکم اور فائدہ مناظرہ کا طریقہ رسول نبوت کے قبل لکھتے پڑھتے نہ تھے آپ کی رسالت خدا عالم ہے جہنم کی حالت، ہر شخص کے لئے موت ہے، خدا ہی سب کا رازق ہے، دنیا صرف کھیل تماشہ ہے انسان کی حالت، مکہ کی فضیلت مجاہدوں کی مدح۔

۲؎ کشف الحق و نہج الصدق میں مروی ہے کہ جناب امیرؑ نے حضرت رسولؐ سے عرض کی کہ یہ آزمائش کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا اے علی تم سے آزمائش کی جائیگی اور تمھارا مقابلہ کیا جائیگا تو تم مقابلہ کے لئے تیار رہو اس کا مطلب واضح طور پر یہ ہوا کہ تکلیف الٰہی جیسے ایمان کہتے ہیں بغیر علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے پوری نہیں ہوسکتی اور انہی کی ولایت کا امتحان لیا جائے گا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

خدا کے سوا سب کے فنا ہونے کی خبر دینے سے کیا مطلب ہے کہ لوگوں کا امتحان ہوتا ہے۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جانتا ہے اور جو شخص (عبادت میں) کوشش کرتا ہے تو بس اپنے ہی واسطے کوشش کرتا ہے (کیونکہ) اسمیں تو شک

لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ہی نہیں کہ خدا سارے جہان (کی عبادت) سے بے نیاز ہے اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

کام کیے ہم یقیناً ان کے گناہوں کا ان کی طرف سے کفارہ قرار دیں گے اور یہ (دنیا میں) جو

اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا

اعمال کرتے تھے ہم انکے اعمال کی انھیں اچھی سے اچھی جزا عطا کریں گے اور ہم نے [1] انسان کو

الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ

اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی کہا اگر تجھے تیرے ماں باپ اس بات پر

لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ

مجبور کریں کہ ایسی چیز کو میرا شریک بنا جن (کے شریک ہونے) کا تجھے علم تک نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا

اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَ

تم سبکو (آخر ایکدن) میری طرف لوٹ کر آنا ہے میں جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کرتے تھے بتادوں گا اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ہم انھیں (قیامت کے دن) ضرور نیکوکاروں

الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

میں داخل کرینگے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے تو) کہدیتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے

فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ

پھر جب انکو خدا کے بارے میں کچھ تکلیف پہنچی تو وہ لوگوں کی تکلیف دہی کو عذاب کے برابر ٹھہراتے

اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا

ہیں اور (اے رسول) اگر (تمھارے پاس) تمھارے پروردگار کی مدد آپہنچی اور تمھیں فتح ہوئی تو یہی لوگ

[1] سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کرتا تھا، جب مسلمان ہوا تو میری ماں نے کہا تو نے یہ کونسا دین اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دے ورنہ میں کھانا پینا ترک کردوں گی یہاں تک کہ مرجاؤں گی اور لوگ تجھے ملامت کریں گے کہ ماں کا قاتل ہے میں نے کہا یہ ممکن نہیں آخر اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا، جب دو وقت گذر گئے تو میں نے کہا اے اماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک تجھ سے جدا ہوں اور میں دیکھتا رہوں تو بھی میں اپنا دین ترک نہیں کرسکتا تو کھا پی ورنہ تجھے اختیار ہے تب اس نے کھایا، پیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲

خدا کی نافرمانی کے سوا ماں باپ کی اطاعت کرو

منافقین کی حالت

مَعَكُمْ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾

کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ ہی ساتھ تھے بھلا جو کچھ سارے جہان کے دلوں میں ہے کیا خدا

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾

بخوبی واقف نہیں (ضرور ہے) اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا خدا انکو یقیناً جانتا ہے اور منافقین کو ضرور جانتا

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا

ہے اور کفار ایمانداروں سے کہنے لگے کہ ہمارے طریقہ پر چلو اور (قیامت میں) تمہارے گناہوں

سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ

(کے بوجھ) کو ہم (اپنے سر) لے لیں گے حالانکہ یہ لوگ ذرا بھی تو ان کے گناہ

مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

اٹھانے والے نہیں یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں اور (ہاں) یہ لوگ اپنے (گناہ کے) بوجھ تو یقینی

لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَ

اٹھائیں ہی گے اور اپنے بوجھوں کیساتھ (جنھیں گمراہ کیا انکے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور جو جو افترا پردازیاں

لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ

یہ لوگ کرتے رہے ہیں۔ قیامت کے دن ان سے ضرور ان کی باز پرس ہو گی اور ہم

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ

نے نوح کو ان کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم ہزار

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ

برس [۱۵] رہے (اور ہدایت کیا کئے اور جب نہ مانا) تو آخر طوفان نے انھیں لے ڈالا اور

الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

وہ اسوقت بھی سرکش ہی تھے پھر ہم نے نوح اور کشتی میں رہنے والوں کو بچا لیا اور ہم نے اس

اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾

واقعہ کو ساری خدائی کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دی اور ابراہیمؑ کو (یاد کرو)

[۱۵] ایک مرتبہ ابوسفیان اور امیہ بن خلف نے حضرت رسولؐ سے کہا اگر تم اپنے گھڑے ہوئے دین سے پلٹ جاؤ اور ہمارے قدیم دین کو اختیار کر لو تو اس بارے میں قیامت کے دن اگر تم پر عذاب ہوگا تو ہم لوگ تم کو گرفتار عذاب چھوڑ نہ دیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

[۱۵] یہ مدت حضرت نوحؑ کے وعظ و پند کی ہے آپ کی عمر اتنی ہی نہ تھی آپ چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے۔ نو سو پچاس برس ہدایت کی طوفان کے بعد پندرہ سو دس برس زندہ رہے یہاں تک کہ لوگ آپ کی نسل سے کثرت سے پیدا ہوئے تو آپ کی پوری عمر ڈھائی ہزار برس کی ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ

جب انھوں نے کہا کہ (بھائیو) خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھتے

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ

بوجھتے ہو تو یہی تمھارے حق میں بہتر ہے (مگر) تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر صرف

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹی باتیں (اپنے دل سے) گھڑتے ہو جنہیں تو شک ہی نہیں

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا

کہ خدا کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمھاری روزی کا اختیار نہیں رکھتے

عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ

پس خدا ہی سے روزی بھی مانگو اور اسی کی عبادت بھی کرو اور اس کا شکر کرو (کیونکہ) تم لوگ (ایک

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ

دن) اسی کیطرف لوٹائے جاؤگے اور (اے اہل مکہ) اگر تمنے [1] (میرے رسول کو) جھٹلایا تو (کچھ) واہ نہیں (تم سے پہلے بھی تو

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

بہتیری امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں اور رسول کے ذمہ تو صرف احکام کا پہنچا دینا ہے۔ بس کیا ان لوگوں نے

كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى

اس پر غور نہیں کیا کہ خدا کس طرح مخلوقات کو پہلے پہل پیدا کرتا ہے اور پھر اسکو دوبارہ پیدا کریگا یہ تو خدا کے

اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

نزدیک بہت آسان ہے (اے رسول ان لوگوں سے) تم کہدو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ خدا نے کس طرح

بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ

پہلے پہل مخلوق کو پیدا کیا پھر (اسی طرح وہی) خدا (قیامت کے دن) آخری پیدائش پیدا کریگا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ مَنْ

بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے جس پر چاہے عذاب کرے اور

[1] یہاں سے عذاب الیم تک ممکن ہے کہ حضرت رسول کے بارے میں ہو اور ممکن ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ہی کے متعلق ہو میں نے پہلے احتمال کی بنا پر یہ ترجمہ کیا ہے اور اسی وجہ سے اہل مکہ کو مخاطب بنایا ہے ۱۲

يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَآ

جس پر چاہے رحم کرے اور تم لوگ (سب کے سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے

اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ

اور نہ تو تم زمین ہی میں خدا کو زیر کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور خدا کے سوا نہ تو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ

تمہارا کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار اور جن لوگوں نے خدا کی

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ

آیتوں اور (قیامت کے دن) اسکے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا میری رحمت سے

رَّحْمَتِىْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ

مایوس ہو گئے ہیں اور ان ہی لوگوں کے واسطے دردناک عذاب ہے۔ غرض ابراہیمؑ کی

جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ

قوم کے پاس (ان باتوں کا) اسکے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ باہم کہنے لگے اسکو مار ڈالو یا جلا

فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

(کر خاک کر) ڈالو (آخر وہ کر گذرے) تو خدا نے انکو آگ سے بچا لیا اسمیں شک نہیں کہ دنیادار

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

لوگوں کیواسطے اس واقعہ میں قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں اور ابراہیم نے (اپنی قوم سے) کہا کہ تم لوگوں نے

اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ

خدا کو چھوڑ کر بتوں کو صرف دنیاوی زندگی میں باہم محبت کرنے کی وجہ سے (خدا) بنا رکھا ہے

الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ

پھر قیامت کے دن تم میں سے ایک کا ایک انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کریگا

بَعْضًا ۖ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

اور (آخر) تم لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور (اسوقت) تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

ع ۲ ۹ ۱۴

لہ اب بھی زمانہ کا یہی رنگ ہے کہ حق بات کی تحقیق اور اپنی غلطی معلوم ہو جانے کے بعد بھی انسان کچھ شرم اور رشتے ناتے کے لحاظ سے غلط ہی پر جما رہتا ہے اور حق کا اظہار نہیں کرتا اور یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنے بڑوں کو غلط طریقہ پر پایا اور ان کی محبت کی وجہ سے ان کے قدم بقدم پیروی کرتا چلا گیا۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

سنجیدہ سرخی کی ضرورت ہے

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ

تب صرف لوط ابراہیم پر ایمان لائے اور ابراہیم نے کہا کہ میں تو دیس چھوڑ کر اپنے پروردگار

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۲۶ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ

کی طرف (جہاں اسکو منظور ہو) نکل جاؤں گا اس میں شک نہیں کہ وہ غالب اور حکمت والا ہے،

یَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ

اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق (سا بیٹا) اور یعقوب (سا پوتا) عطا کیا اور ان کی نسل میں پیغمبری [1] اور

الْكِتٰبَ وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی

کتاب قرار دی اور ہم نے ابراہیم کو دنیا میں بھی اچھا بدلہ عطا کیا اور وہ تو آخرت میں

الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۲۷ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ

بھی یقینی نیکوکاروں سے ہیں (اور اے رسول) لوط کو (یاد کرو) جب انھوں نے اپنی

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ

قوم سے کہا کہ تم لوگ عجیب بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی کے لوگوں

اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝۲۸ اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

میں سے کسی نے نہیں کیا کیا تم لوگ (عورتوں کو چھوڑ کر قضائے شہوت کے لئے) مردوں کی

وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ

طرف گرتے ہو اور (مسافروں کی) رہزنی کرتے ہو [2] اور تم لوگ اپنی محفلوں میں بُری بُری [3]

الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا

حرکتیں کرتے ہو تو (ان سب باتوں کا) لوط کی قوم کے پاس اسکے سوا کوئی جواب تھا

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۲۹

کہ وہ لوگ کہنے لگے کہ بھلا اگر تم سچے ہو تو ہم پر خدا کا عذاب تو لے آؤ (تب) لوط نے

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝۳۰ ع

دُعا کی پروردگارا ان مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد کر (اسوقت عذاب کی تیاری

[1] اللہ اکبر یہ کیا شرف ہے کہ اس کے بعد پھر کوئی پیغمبر یا امام آپ کی نسل کے سوا دوسرے سے ہوا ہی نہیں اور وہ بھی یوں کہ ہر شخص آپ کی طرف منسوب ہونے کو اپنا فخر سمجھتا رہا۔

[2] تقطعون السبیل کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ تم لوگ توالد و تناسل کی راہ مارتے ہو اور اس صورت میں تاتون الرجال اور تقطعون السبیل دونوں ایک جرم قرار پائے گا اور میرے ترجمہ کے مطابق دو جرم اور تفاسیر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس بے حیائی کے علاوہ ڈاکے بھی مارا کرتے تھے۔

[3] تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بے حیائی اس حد تک ترقی کر گئی تھی کہ وہ اس خلاف فطرت فعل کے ایک دوسرے کے سامنے محفلوں میں مرتکب ہوتے تھے اور کچھ اسی پر انحصار نہ تھا، دشنام دہی فحش بکنا لوگوں کو بنانا سیٹی بجانا، پگڑیں کو فیل سے مارنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا

ہوئی) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم کے پاس (بڑھاپے میں بیٹے کی) خوشخبری

اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا

لیکر آئے تو (ابراہیم سے) بولے ہم لوگ عنقریب اس گاؤں کے رہنے والوں کو ہلاک کرنیوالے

كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝۳۱ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا

ہیں (کیونکہ) اس بستی کے رہنے والے یقینی (بڑے) سرکش ہیں (یہ سُنکر) ابراہیم نے کہا کہ اس بستی میں لوط بھی

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا

ہیں وہ فرشتے بولے جو لوگ اس بستی میں ہیں ہملوگ انسے خود خوب واقف ہیں ہم تو انکو اور اُن کے لڑکے بالوں کو یقینی بچا

امْرَاَتَهٗ ۡ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۲ وَلَمَّآ اَنْ

لیں گے مگر ان کی بی بی کو وہ (البتہ) پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے

جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ

لوط کے پاس آئے لوط انکے آنے سے غمگین ہوئے اور ان (کی مہمانی) سے دِل تنگ ہوئے

ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ڰ اِنَّا

(کیونکہ وہ نوجوان خوبصورت مردوں کی صورت میں آئے تھے) فرشتوں نے کہا آپ خوف نکریں اور گھبرائیں

مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ

نہیں، ہم آپ کو اور آپ کے لڑکے بالوں کو بچالیں گے۔ مگر آپ کی بی بی (کیونکہ) وہ تو پیچھے رہ

الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۳ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ

جانے والوں سے ہوگی ہم یقیناً اس بستی کے رہنے والوں پر چونکہ یہ لوگ بدکاریاں کرتے

الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۳۴

رہے ایک آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں اور ہم نے یقینی اس (اُلٹی ہوئی بستی)

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۳۵

میں سے سمجھدار لوگوں کے واسطے (عبرت کی) ایک واضح و روشن نشانی باقی رکھی ہے۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ

اور (ہم نے) مدین کے رہنے والوں کے پاس اُنکے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انھوں نے (اپنی

اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا

قوم سے) کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اور روز آخرت کی امید رکھو اور روئے زمین میں

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ

فساد نہ پھیلاتے پھرو تو ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا پس زلزلہ (بھونچال)

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا

نے انھیں لے ڈالا تو وہ لوگ اپنے گھروں میں اوندھے زانو کے بل پڑے کے پڑے رہ[1]

وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ

گئے اور قوم عاد اور ثمود کو (بھی ہلاک کر ڈالا) اور (اے اہل مکہ) تمکو تو ان کے (اُجڑے ہوئے) گھر

زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ

بھی (راستہ آتے جاتے) معلوم ہو چکے۔ اور شیطان نے انکی نظر میں انکے کاموں کو اچھا کر دکھایا تھا اور

عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ

انھیں سیدھی راہ (چلنے) سے روک دیا تھا حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے۔ اور (ہم ہی نے)

وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى

قارون و فرعون و ہامان کو بھی (ہلاک کر ڈالا) حالانکہ ان لوگوں کے پاس موسیٰ واضح و روشن

بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا

معجزے لے کر آئے پھر بھی یہ لوگ روئے زمین میں سرکشی کرتے پھرے اور ہم سے

سٰبِقِيْنَ ۚ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

(نکلکر) کہیں آگے نہ بڑھ سکے تو ہمنے سب کو انکے گناہ کی سزا میں لے ڈالا۔ چنانچہ ان میں سے

مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

بعض تو وہ تھے جن پر ہم نے پتھر والی آندھی بھیجی اور بعض اُن میں سے وہ تھے جن کو ایک سخت

حضرت شعیب کا قصہ

[1] ایسی عبارت قرآن مجید میں کئی جگہ ہے مطلب یہ ہے کہ عذاب نے اُن کو اتنی بھی مہلت نہ دی کہ کہیں نکل بھاگتے یا اپنی جگہ سے ٹل جاتے جو جس حال میں پہلے تھا مر کر رہ گیا فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ

چنگھاڑنے لے ڈالا اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں

الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

دھنسا دیا اور بعض ان میں سے وہ تھے جنھیں ہم نے ڈوبا مارا

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾

اور یہ بات نہیں کہ خدا نے اُن پر ظلم کیا ہو بلکہ (سچ یوں ہے کہ) یہ لوگ خود (خدا کی نافرمانی کرکے)

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ

آپ اپنے اُوپر ظلم کرتے رہے جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں اُن کی مثل

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ

اس مکڑی کی سی ہے جس نے (اپنے خیال ناقص میں) ایک گھر بنایا اور اس میں تو شک ہی

الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

نہیں کہ تمام گھروں سے بودا گھر مکڑی کا ہوتا ہے اگر یہ لوگ (اتنا بھی) جانتے ہوں کہ

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

خدا کو چھوڑ کر یہ لوگ جس چیز کو پکارتے ہیں اس سے خدا یقینی واقف ہے اور وہ تو

شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

(سب پر) غالب (اور) حکمت والا ہے اور ہم یہ مثالیں لوگوں (کے سمجھانے)

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

کے واسطے بیان کرتے ہیں اور ان کو تو بس علما[1] ہی سمجھتے ہیں

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ

خدا نے سارے آسمان اور زمین کو بالکل ٹھیک پیدا کیا اسمیں شک نہیں کہ اسمیں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۱۴

ایمانداروں کے واسطے (قدرت خدا کی) یقینی بڑی نشانی ہے۔

[1] اگرچہ جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ عالم وہ ہے جو سمجھے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور اس کی طاعت پر عمل کرے اور ناراضی سے پرہیز کرے مگر دوسری تفسیروں میں ہے کہ اس سے آل محمدؐ مراد ہیں اور پہلی تفسیر کے مطابق بھی اہلبیتؑ کے سوا ان صفات کا جامع دُنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ ۱۲